بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 30 نومبر 2002 بمطابق ۲۴ رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ بروز ہفتہ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	آغاز تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔	۵
۲	ارکان اسمبلی کا حلف۔	۶
۳	اسپیکر کا انتخاب۔	۷
۴	اسپیکر کا حلف۔	۱۱
۵	ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب۔	۱۲
۶	ڈپٹی اسپیکر کا حلف۔	۱۵

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

(پہلا اجلاس)

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا آٹھواں اجلاس مورخہ ۳۰ نومبر ۲۰۰۲ بمطابق ۲۴ رمضان المبارک ۱۴۲۳ ہجری بروز ہفتہ زیر صدارت جناب شیخ جعفر خان مندوخیل پریزائیڈنگ آفیسر بوقت دس بجکر چالیس منٹ (صبح) صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔

از

(مولانا عبدالمتین اخوندزادہ)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ * بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ * تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْحَکِیْمِ * ھُدًی وَّ رَحْمَۃً لِّلْمُحْسِنِیْنَ * اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ * وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ۔

ترجمہ۔ یہ اسی کتاب یعنی قرآن پاک کی آیتیں ہیں جس میں حکمت ودانش کی باتیں ہیں نیکوکار جو نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے ہیں اور وہ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں ان کے لئے یہ آیتیں بموجب ہدایت اور رحمت ہیں۔ وما علینا الا البلاغ۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی۔ جناب اسپیکر اس صوبائی اسمبلی میں ایک بہت اچھی روایت قائم ہوئی ہے کہ بڑے چور باہر چھوٹے چور اندر رہ گئے ہیں۔ اگر مسئلہ اس طرح ہے کہ آپ اصل ملزموں کو چھڑا رہے ہیں تو اس صوبے کے بہت سے ایسے لوگ ہیں جو نیب کے کیسوں میں جیلوں میں بیٹھے ہوئے ہیں آپ اس وقت پریزائیڈنگ آفیسر ہیں اور بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں میری آپ سے گزارش ہے کہ یہ لوگ جو چھوٹے چھوٹے کیسز میں نیب کی جیلوں میں بند ہیں آپ ان کو بھی رہا کرا دیں۔ اس وقت آصف زرداری صاحب بھی جیل میں پڑے ہوئے ہیں نواز شریف کے خلاف کیسز ہیں ہمارے صوبے کے علی بلوچ اور علی حسن شاہوانی اور دوسرے بھی ہیں جن کے خلاف کیس ہیں آپ مہربانی فرما کر جیسے آپ نے دو ساتھی چھڑائے ہیں تو ان کو بھی رہا کرنے کے حکم جاری کرا دیں۔ اپنے دو ساتھیوں کو جیل سے چھڑایا ہے یہ کوئی اچھی روایت نہیں ہے کہ سزا یافتہ لوگوں کو جیل سے چھڑا رہے ہیں۔ ہم اس کو بالکل شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ہم اس کو بہتر نہیں سمجھتے آپ مہربانی فرما کر اس مسئلے کو حل کریں ہم اس ایوان کے توسط سے ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ سے بھی کہتے ہیں کہ وہ اس پر نوٹس لیں۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ نواب صاحب ہمارے اپنے آدمی فائق جمالی صاحب بھی اس وقت جیل میں ہیں۔ بہر حال جس کی سزا پوری ہو جائے پیرول ایک قانونی طریقہ کار ہے جس کے تحت کسی کو رہا کیا جا سکتا ہے۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی۔ فائق جمالی رہا ہو جائیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ہم سمجھتے ہیں یہ ایک ہارڈ اتھارٹی کی بلیک میلنگ ہے۔

جناب محمد نسیم ترپائی۔ جناب عالی مرحوم عبدالحمید خان اچکزئی اور قلعہ عبداللہ میں ایک خاتون پولنگ ایجنٹ نیک بی بی کی شہادت کیلئے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ مرحوم عبدالحمید خان ہمارے والد کی طرح تھے لیکن اس کو بہت وقت ہو چکا ہے۔

سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل۔ جناب پوائنٹ آف آرڈر جناب گورنر بلوچستان نے بدنیتی کی بنیاد پر ضلع موسیٰ خیل ضلع بارکھان ضلع جھل مگسی ضلع جعفر آباد ضلع کو ختم کیا اس کو فوری طور پر بحال کیا جائے۔ جناب اسپیکر صاحب صوبے میں تمام اہم عہدوں پر ایک ہی استعمار کے لوگ قابض ہیں اس کا تدارک کیا جائے پشتون علاقوں میں واٹر ٹیبل کا مسئلہ ہے اس مسئلے کو فوری طور پر حل کیا جائے جناب اسپیکر صاحب درگ روڈ کو فوری طور پر تونسہ سے منسلک کیا جائے محترم اسپیکر جعفر خان مندوخیل صاحب پشتون علاقوں کی آبادی بالکل شمار نہیں ہوئی ہے۔اس کو از سر نو شمار کیا جائے سید آغا موسیٰ خیل میں جو پلانٹ چل رہا تھا اس پر کثیر رقم خرچ ہوئی ہے اس کو بغیر وجہ بند کیا گیا اس کو فوری طور پر چلایا جائے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ میں نے رولنگ دے دی ہے آپ ہاؤس کا مذاق اڑا رہے ہیں تشریف رکھیں میں نے تو دس منٹ یہاں بیٹھنا ہے دوسری طرف چلے جانا ہے یہ ہاؤس کو ہم نے ترتیب سے چلانا ہے۔ میں ان دوستوں سے کہتا ہوں کہ جن دوستوں نے حلف نہیں لیا ہے وہ اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو جائیں میں حلف پڑھوں گا وہ دہراتے جائیں گے۔

۱۔ اختر حسین لانگو۔ ۲۔ محمد اکبر مینگل۔ ۳۔ بالاچ مری نے حلف اٹھایا اور رجسٹر پر دستخط کئے۔

اختر حسین لانگو۔ جناب ہماری پارٹی کے جناب محمد اسلم گچکی صاحب اور دیگر جن افراد کو ایجنسیوں کے آدمیوں نے شہید کیا ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے (ایوان میں دعائے مغفرت کی گئی)

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ اب اسپیکر کے عہدے کے لئے انتخاب ہوگا۔

اسپیکر کے عہدے کے لئے کاغذات نامزدگی وصول ہوئے ہیں پہلے پرچہ نامزدگی میں حافظ حمد اللہ نے جناب جمال شاہ کاکڑ کو نامزد کیا ہے اور دوسرے پرچہ نامزدگی میں سردار محمد اعظم نے جناب عبدالرحیم زیارتوال کو نامزد کیا ہے اس طرح اسپیکر کے عہدے کے انتخاب کے لئے دو امیدوار ہیں انتخاب خفیہ رائے دہی سے ہوگا اور طریقہ کار تمام اراکین کو پہلے مہیا کیا جا چکا ہے بہرحال طریقہ کار کے مطابق جن کو ووٹ دینا ہے اس کے آگے ٹک لگا دیں سب دوست نئے ہیں صحیح ووٹ دیں۔

نوابزادہ میر بالاچ مری۔ جناب میری ایک گزارش ہے دوستوں سے ایک سوال ہے جتنے بھی ہمارے ارکان اسمبلی ہیں سب سے ایک گزارش ہے کہ ہمارے لوگوں نے ہمیں نمائندہ بنا کر یہاں بھیجا ہے سب سے پہلے ہمارا فرض ہے ان کے جو مسائل ہیں ان کو حل کرنے کے بارے میں سوچیں لیکن ہم یہاں آکر بھول جاتے ہیں۔ میں سب سے پہلے اس کو خاص طور پر نیشنلسٹ ارکان سے کہتا ہوں۔ کہ پشتون بلوچ اور باقی مظلوم قوموں کے حقوق کی بات کریں جب تک یہ نہ ہوگا۔ پاکستان میں یہ جائزہ اسمبلی قومی اسمبلی

جس میں ہماری برابری کی نمائندگی نہیں ہوگی وہاں ہم اپنے حقوق کا دفاع نہیں کر سکتے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ جو امیدوار اپنا کوئی ایجنٹ مقرر کرنا چاہے، مقرر کر سکتا ہے آپ سب کے سامنے بکس کھولا جا رہا ہے آپ چیک کر سکتے ہیں۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ سیکرٹری اسمبلی صاحب نیشنل اسمبلی میں بھی کئی ووٹ منسوخ ہوئے، یہاں بھی بہت سے نئے ممبران ہیں خاص طور پر لیڈیز نمائندے مقرر کیے گئے بکس خالی دکھایا گیا اور انتخاب برائے اسپیکر شروع ہوا۔

میر جان محمد جمالی۔ جناب نیشنل اسمبلی والے ہم سے زیادہ پڑھے لکھے تو نہیں ہیں بلکہ ہم بلوچستان اسمبلی کے ارکان زیادہ پڑھے لکھے باشعور ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ جناب اگر آپ بکس نیچے درمیان میں رکھوا دیں تاکہ ووٹ ڈالنے میں آسانی ہو۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر! جی مجھے پتہ ہے ہم بھی گزشتہ دس سال سے اسمبلی میں ہیں آئندہ بھی اچھی روایات قائم کرینگے (بکس درمیان میں رکھوا دی گئی)

اب سیکرٹری اسمبلی حروف تہجی کے مطابق معزز اراکین کے نام پکاریں گے۔ اور معزز اراکین اپنی باری پر ووٹ ڈالیں گے۔

سیکرٹری اسمبلی	۱۔ آمنہ خانم	تشریف لائیں اپنا ووٹ کاسٹ کیا۔
سیکرٹری اسمبلی	۲۔ احسان شاہ سید	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۳۔ اختر حسین۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۴۔ امان اللہ نوتیزئی۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۵۔ امبروز جان [illegible]انس	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۶۔ بالاچ مری نواب زادہ۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۷۔ بختیار خان ڈومکی۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۸۔ بسنت لعل انجینیر۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۹۔ ثمینہ سعید۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۱۰۔ ثناء اللہ زہری سردار	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۱۱۔ جان محمد جمالی۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۱۲۔ جان محمد مسٹر۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۱۳۔ جمال شاہ کاکڑ حاجی۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۱۴۔ جمعہ خان لگٹی میر۔	غیر حاضر

سیکرٹری اسمبلی	۱۵۔ جے پرکاش مسٹر۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۱۶۔ حبیب الرحمٰن محمد حسنی۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۱۷۔ حسین احمد شرودی مولانا۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۱۸۔ حمد اللہ حافظ۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۱۹۔ در محمد مولوی۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۲۰۔ راحیلہ حمید خان۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۲۱۔ ربابہ خان ڈاکٹر۔	غیر حاضر۔
سیکرٹری اسمبلی	۲۲۔ رحمت علی مسٹر۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۲۳۔ رقیہ سعید ہاشمی مسز۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۲۴۔ روبینہ عرفان۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۲۵۔ سپوژمئی۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۲۶۔ سلیم احمد کھوسہ۔	غیر حاضر۔
سیکرٹری اسمبلی	۲۷۔ شاہدہ رؤف۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۲۸۔ شبیر احمد بادینی میر۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۲۹۔ شعیب خان مسٹر۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۳۰۔ شفیق احمد خان مسٹر۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۳۱۔ شمع پروین مگسی مسز۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۳۲۔ شمع یاسین ڈاکٹر۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۳۳۔ شیر جان سید۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۳۴۔ طارق مگسی نوابزادہ۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۳۵۔ عبدالباری آغا مولانا۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۳۶۔ عبدالرحمٰن جمالی میر۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۳۷۔ عبدالرحیم بازئی مولانا۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۳۸۔ عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۳۹۔ عبدالغفور لہڑی مسٹر۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔

سیکرٹری اسمبلی	۴۰۔ عبدالقدوس بزنجو مسٹر۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۴۱۔ عبدالمجید خان مسٹر۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۴۲۔ عبدالواحد مسٹر۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۴۳۔ عبدالواسع مولانا۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۴۴۔ عطاء اللہ مولوی۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۴۵۔ فرح عظیم شاہ۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۴۶۔ فیصل داؤد پرنس۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۴۷۔ فیض اللہ مولوی۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۴۸۔ فیض محمد مولوی۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۴۹۔ کچکول علی مسٹر۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۵۰۔ محمد اسلم بھوتانی۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۵۱۔ محمد اسلم خان نواب۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۵۲۔ محمد اصغر مسٹر۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۵۳۔ محمد اعظم سردار۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۵۴۔ محمد اکبر مینگل۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۵۵۔ محمد عاصم گیلو۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۵۶۔ محمد نسیم تریالئی۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۵۷۔ محمد یوسف جام۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۵۸۔ محمد یونس چنگیزی۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۵۹۔ مسعود علی لونی سردار۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۶۰۔ مطیع اللہ آغا سید۔	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۶۱۔ ممتاز حسین شاہ سید۔	غیر حاضر۔
سیکرٹری اسمبلی	۶۲۔ نسرین رحمان مسز	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔
سیکرٹری اسمبلی	۶۳۔ نور محمد مولوی	تشریف لائے اور ووٹ ڈالا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ سیکرٹری صاحب ووٹوں کی گنتی شروع کریں۔

سیکرٹری اسمبلی۔ جناب اسپیکر کچھ پرچیوں پر ٹک مارک اور اسٹیمپ دونوں لگائے گئے۔ ان ووٹوں کا کیا کیا جائے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب آپ نے کہا تھا کہ جس کو ووٹ دینا ہے اسکے سامنے ٹک مارک کریں لہذا اب اسی طریقہ کار کے مطابق ووٹ گنے جائیں۔

مولانا عبدالواسع۔ جناب ہاؤس کو اعتماد میں لے کر فیصلہ کریں ان ووٹوں کو ردنہ کریں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب بتائے گئے طریقہ کار کے مطابق الیکشن کرائیں جو طریقہ کار بتایا جاتا ہے اسکے مطابق الیکشن کرایا جاتا ہے اسی خانے میں اگر انگوٹھا لگایا جاتا وہ صحیح نہیں ہے آپ کے طریقہ کے مطابق ہو یات اصول قائدے اور ضابطے کی ہے اسکے مطابق کیا جائے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہاں سٹیمپ اور پیڈ کیسے پہنچا۔

مولانا حسین احمد شرودی۔ جناب یہ اپنی رائے کا اظہار ہے وہ ٹک لگائے یا مہر لگائے منطق کی زبان میں یہ اظہار ہی ہے دونوں ذرائع سے اظہار ہے۔

سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل۔ جناب جو قانون آپ نے ایوان میں وضع کیا ہے اس کے مطابق ہو، کیونکہ اگر آپ اپنے قانون کی نفی کریں گے۔ تو اس سے ایوان کا استحقاق مجروح ہوگا۔

اختر حسین لانگو۔ اسپیکر کی رولنگ کی پابندی کی جائے گی۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر ۔ ہاؤس میں آپس میں باتیں نہ کریں ۔

سید احسان شاہ۔ ممبر کی رائے کا اظہار خیال کا احترام کرنا چاہیے چاہے وہ مہر لگائے یا ٹک لگائے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ فیصلہ۔

جناب میں نے کہا تھا کہ ہر ایک کے سامنے ٹک لگانا ہے اور یہ گریجویٹ اسمبلی ہے اگر کسی نے غلطی کی ہے تو اس کا قصور ہے ہم نے واضح رولنگ دی تھی حالانکہ سپریم کورٹ کی رولنگ بھی ہے کہ انگوٹھا لگے ہوئے بعض جگہوں پر انہوں نے درست قرار دیا ہے لیکن مہر والے ووٹ میں رجیکٹ کر رہا ہوں اسپیکر کے عہدے کے لئے کل ووٹ انسٹھ (۵۹) ہیں جمال شاہ کاکڑ کے حاصل کردہ ووٹ سینتیس (۳۷) ہیں اور رحیم زیارت وال کے ووٹ دس (۱۰) ہیں۔ مسترد شدہ ووٹ ٹوٹل بارہ ہیں غیر حاضر ارکان چار ہیں اس

انتخابی نتیجہ کے مطابق جمال شاہ کاکڑ صاحب نے سینتیس (۳۷) ووٹ حاصل کر لئے ہیں لہذا میں ان کے اسپیکر کے عہدے پر منتخب ہونے کا اعلان کرتا ہوں

ڈیسک بجائے گئے جمال شاہ زندہ باد کے نعرے لگائے گئے ہاؤس میں جمال شاہ صاحب کے پاس جا کر ممبران نے مبارک باد دی۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ میں (ایم ایم اے) کے پارلیمانی لیڈر سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے ممبران کو پارلیمانی آداب سمجھائیں میں جمال شاہ صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ آئیں اپنے عہدے کا حلف اٹھالیں۔

جمال شاہ صاحب۔ ڈائس پر آئے اور اسپیکر کے عہدے کا حلف اٹھایا۔ اور اسپیکر کی کرسی پر بیٹھ گئے۔

جناب اسپیکر (جمال شاہ کاکڑ) معزز اراکین میں آپ سب کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھ پر اعتماد کا اظہار کیا اور مجھے اسپیکر منتخب کیا میری یہ بھرپور کوشش ہوگی کہ میں غیر جانبدارانہ طریقے سے ایوان کی کارروائی چلاؤں اور اس ایوان کے تقدس کو بحال رکھوں ایوان کے تقدس کو بحال رکھنے کے لئے آپ سب کو میرے ساتھ تعاون کرنا ہوگا۔ اب ڈپٹی اسپیکر کے انتخاب کا مرحلہ شروع کرتے ہیں۔

سید احسان شاہ۔ جناب آپ پہلے طریقہ کار واضح کر دیں کہ ڈپٹی اسپیکر کے انتخاب کے لئے پرچی پر ٹک مارک کرنا ہے یا مہر لگانا ہے تا کہ کوئی ووٹ ضائع نہ ہو جیسا کہ پہلے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ ڈپٹی اسپیکر کے کاغذات نامزدگی کے لئے دو پرچہ نامزدگی موصول ہوئے ہیں پہلی پرچہ نامزدگی میں جناب میر عبدالغفور لہڑی نے جناب محمد اسلم بھوتانی کو نامزد کیا ہے اور دوسری پرچہ نامزدگی میں جناب رحمت علی بلوچ نے محترمہ شمع اسحاق بلوچ کو نامزد کیا ہے اس طرح ڈپٹی اسپیکر کے عہدے کے لئے دو امیدوار جناب محمد اسلم بھوتانی اور ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ ہیں جس کا انتخاب خفیہ رائے دہی سے ہوگا جس کی تمام تفصیل تمام اراکین اسمبلی کو مہیا کر دی گئی ہے۔

سردار ثناء اللہ زہری۔ پوائنٹ آف آرڈر اس کے لئے آپ نے کہا طریقہ کار کی تفصیل تمام اراکین کو مہیا کر دی گئی ہے اب پیرا نمبر پانچ پڑھیں پرچہ نامزدگی وصول کرنے کے بعد رکن اسمبلی اس جگہ تشریف لے جائیں گے جو پرچہ نامزدگی پر نشان

لگانے کے لئے مخصوص کی گئی ہے پھر وہ مہر سے جو اس مقصد کے لئے مہیا کی گئی ہے اس امیدوار کے سامنے جسے وہ ووٹ دینا چاہتے ہوں نشان لگائیں گے اراکین کو چاہیے کوئی دوسری چیز ماسوائے مہیا کردہ مہر کے استعمال نہ کرے پھر اس پرچہ رائے دہی کو تہہ کرکے اس بیلٹ باکس میں ڈال دیں جو سیکریٹری کی میز پر رکھا ہوگا کیا آیا اس کے مطابق کرنا ہے واضح کردیں پہلے والی غلطی نہ ہو۔

جناب اسپیکر۔ اب ہر ووٹ کے سامنے مہر کا نشان لگایا جائے یہ رولنگ ہے۔اس کے علاوہ اگر کوئی امیدوار اپنا پولنگ ایجنٹ مقرر کرنا چاہتا ہو۔

دو معزز رکن جناب محمد نسیم تریالئی اور شعیب نوشیروانی پولنگ ایجنٹ کے لئے آکر بیٹھ گئے اور ووٹنگ کی کارروائی شروع ہوئی

ڈپٹی اسپیکر کے انتخاب کیلئے ووٹنگ

جناب اسپیکر۔ اب سیکرٹری اسمبلی حروف تہجی کے مطابق معزز اراکین کے نام پکاریں گے-اور معزز اراکین اپنی باری پر ووٹ ڈالیں گے۔

سیکرٹری اسمبلی (محمد خان مینگل)

۱۔ آمنہ خانم تشریف لائیں اور ووٹ ڈالا، اس طرح معزز اراکین اسمبلی جن میں

۲۔ احسان شاہ سید

۳۔ اختر حسین۔ موجود نہیں تھے۔

۴۔ امان اللہ نوتیزئی۔

۵۔ امروز جان قرانس

۶۔ بالاچ مری نواب زادہ۔ موجود نہیں تھے۔

۷۔ بختیار خان ڈومکی۔

۸۔ بسنت لعل انجینیر۔

۹۔ ثمینہ سعید۔

۱۰۔ ثناءاللہ زہری سردار

۱۱۔ جان محمد جمالی۔

۱۲۔ جان محمد مسٹر۔

۱۳۔ جمال شاہ کاکڑ۔

۱۴۔ جمعہ خان بگٹی میر۔

۱۵۔ جے پرکاش مسٹر۔

۱۶۔ حبیب الرحمٰن محمد حسنی۔

۱۷۔ حسین احمد شرودی مولانا۔

۱۸۔ حمداللہ حافظ۔

۱۹۔ درمحمد مولوی۔

۲۰۔ راحیلہ حمید خان۔

۲۱۔ ربابہ خان ڈاکٹر۔ غیر حاضر۔

۲۲۔ رحمت علی مسٹر۔

۲۳۔ رقیہ سعید ہاشمی مسز۔

۲۴۔ روبینہ عرفان۔

۲۵۔ سپوزمئی۔

۲۶۔ سلیم احمد کھوسہ۔ غیر حاضر۔

۲۷۔ شاہدہ رؤف۔

۲۸۔ شبیر احمد بادینی میر۔

۲۹۔ شعیب خان مسٹر۔

۳۰۔ شفیق احمد خان مسٹر۔

۳۱۔ شمع پروین مگسی مسز۔

۳۲۔ شمع یاسمین ڈاکٹر۔

۳۳۔ شیر جان سید۔

۳۴۔ طارق مگسی نوابزادہ۔

۳۵۔ عبدالباری آغا مولانا۔

۳۶۔ عبدالرحمٰن جمالی میر۔

۳۷۔ عبدالرحیم بازئی مولانا۔

۳۸۔ عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔

۳۹۔ عبدالغفور لہڑی مسٹر۔

۴۰۔ عبدالقدوس بزنجو مسٹر۔

۴۱۔ عبدالمجید خان مسٹر۔

۴۲۔ عبدالواحد مسٹر۔

۴۳۔ عبدالواسع مولانا۔

۴۴۔ عطاءاللہ مولوی۔

۴۵۔ فرح عظیم شاہ۔

۴۶۔ فیصل داؤد پرنس۔

۴۷۔ فیض اللہ مولوی۔

۴۸۔ فیض محمد مولوی۔

۴۹۔ کچکول علی مسٹر۔

۵۰۔ محمد اسلم بھوتانی۔

۵۱۔ محمد اسلم خان نواب۔

۵۲۔ محمد اصغر مسٹر۔

۵۳۔ محمد اعظم سردار۔

۵۴۔ محمد اکبر مینگل۔

۵۵۔ محمد عاصم کیلو۔

۵۶۔ محمد نسیم تریالئی۔

۵۷۔ محمد یوسف جام۔

۵۸۔ محمد یونس چنگیزی۔

۵۹ - مسعود علی لونی سردار۔

۶۰۔ مطیع اللہ آغا سید۔

۶۱۔ ممتاز حسین شاہ سید۔ غیر حاضر۔

۶۲۔ نسرین رحمٰن مسز۔

۶۳۔ نور محمد مولوی نے اپنا ووٹ کاسٹ کیا۔

جناب اسپیکر۔ ووٹنگ مکمل ہوئی نتیجہ یہ ہے۔

ڈپٹی اسپیکر کے عہدے کے لئے کل ڈالے گئے ووٹ انسٹھ (۵۹) ہیں اور جناب اسلم بھوتانی صاحب نے چھتالیس (۴۶) ووٹ حاصل کیے ہیں اور ڈاکٹر شمع اسحاق نے تیرہ (۱۳) ووٹ حاصل کیے ہیں مسترد شدہ ووٹ نل اور غیر حاضر ارکان چار ہیں۔ اس طرح انتخابی نتیجہ کے مطابق جناب محمد اسلم بھوتانی نے چھتالیس ووٹ حاصل کیے لہذا میں ان کے ڈپٹی اسپیکر منتخب ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔

ڈیسک بجائے گئے۔

اب میں محمد اسلم بھوتانی سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ آکر ڈپٹی اسپیکر کے عہدے کا حلف اٹھائیں۔

محمد اسلم بھوتانی تشریف لائے اور بطور ڈپٹی اسپیکر حلف اٹھایا جمال شاہ کاکڑ اسپیکر نے ان سے حلف لیا اور محمد اسلم بھوتانی نے بطور ڈپٹی اسپیکر رجسٹر پر دستخط کیے۔

جناب اسپیکر۔ اب کوئی صاحب تقریر کرنا چاہے جی مولانا صاحب۔

مولانا عبدالواسع۔ (الحمد اللہ وکفا وسلام اللہ دالعزیز صفا ما بعد) جناب اسپیکر و معزز اراکین اسمبلی! سب سے پہلے میں جناب اسپیکر آپ کو اور ڈپٹی اسپیکر اسلم بھوتانی صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اللہ جل شانہٗ ہو سے یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ اور ڈپٹی اسپیکر صاحب کو اس عظیم منصب پر فائز ہونے کے بعد اس معزز ایوان اور اس کے تقدس کو برقرار رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ جل شانہٗ سے دست دعا ہوں کہ بلوچستان اور اس معزز ایوان کا جو وقار ہے اور ہمارا جو سابقہ کردار رہا ہے۔ میں یہ

امید کرتا ہوں کہ اسکی جو سابقہ روایات ہیں اور اس کے جو آداب ہیں آپ ان کو اور بھی بلند کریں گے۔ یہاں اس ایوان میں جتنے بھی معزز اراکین موجود ہیں سب کو اس موقع پر مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے انتہائی ادب واحترام اور بردباری سے اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے الیکشن کے انتخاب کا مرحلہ مکمل کیا اور اس کے ساتھ ساتھ میں عبدالرحیم زیارتوال کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ وہ ایک جمہوری انداز میں اسپیکر شپ کے عہدے کے لئے انتخاب لڑے اور اسی طرح ڈپٹی اسپیکر شپ کے مقابلے میں جو محترمہ صاحبہ تھیں ان کا بھی شکر گزار ہوں اور ان کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے جمہوری روایات کی پاسداری کرتے ہوئے بہت احترام و وقار کے ساتھ اس مرحلے کو مکمل کر لیا اللہ تعالیٰ سے دست دعا ہوں کہ ہمیں توفیق دے۔ اس پسماندہ صوبے کی خدمت اور ایک دوسرے کے ساتھ بھائی چارگی کی بنیاد پر چاہے ہمارا تعلق حزب اختلاف سے ہو یا حزب اقتدار سے ہو۔ ہم سب کا تعلق اس صوبے سے ہے۔ ہم زندگی، موت غم اور خوشی میں برابر کے شریک ہیں۔ ہم سب کیلئے یہ ہونا چاہیے کہ ہماری سوچ اس صوبے کی خدمت کے لئے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے ایک دوسرے کے احترام کے لئے ہو۔ اور ہمارا سر فخر سے بلند ہو اور تاریخ میں ہمارا نام آجائے اور لوگ یاد کریں۔ کہ کبھی اسمبلی کے ایسے بھی معزز ممبران گزرے کہ انہوں نے اس طرح ادب واحترام کے ساتھ اپنی زندگی گزاری سیاست تو اپنی جگہ پر ہے لیکن جناب اسپیکر جب ہم یہاں آجائیں تو ہم سب کا یہ فرض بنتا ہے اللہ جل شانہٗ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

وآخر دعوٰن ان الحمد للہ رب العالمین۔

جناب اسپیکر۔ وقت کی کمی کی وجہ سے اگر ہر پارٹی کا صرف پارلیمانی لیڈر تقریر کرے تو بہتر ہوگا۔ جی رحیم صاحب۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر شکریہ! آج یہ صوبائی اسمبلی جو ہمارے صوبے کی اقتدار اعلیٰ اور sovereignty کی علامت ہے۔ اس کے اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے انتخابات ہوئے لیکن یہ ہمارے انتخابات ہماری اسمبلی اور ہمارے صوبے میں اور پورے ملک میں جو حالات ہیں میں اس پر تھوڑی سی بات کرنا چاہونگا جناب اسپیکر پاکستان اپنی تاریخ کی ۱۹۴۷ء سے ۱۹۷۰ء تک یہ تیس سالہ تاریخ جس میں ون مین ون ووٹ اس کا رواج اسکا آئین اس کا دستور اس کا طریقہ کار رائج نہیں ہوا اور ۱۹۷۰ء میں جب الیکشن ہوئے اور الیکشن کے بعد جو اسمبلی منتخب ہوئی۔ پھر نتائج سے جس طریقے سے انکار کیا گیا تاریخ ہم

سب کے سامنے ہیں اور دو سال کے التواء کے بعد جب پہلی مرتبہ ہمارے صوبے کی اسمبلی کا اجلاس ہوا جس کی صدارت سب سے زیادہ سزا بھگتنے والی وطن دوست جمہوری شخصیت خان عبدالصمد خان اچکزئی شہید نے کی اس کے بعد جو جمہوری دور اس ملک میں چلا وہ جمہوری دور فوجی ڈکٹیٹرشپ آمریت کے سائے چلتی رہی اور آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو ایک مرتبہ پھر ملک کے اقتدار اعلیٰ پر فوج نے قبضہ کیا اور ملک کا آئین جس کو دستور کہتے ہیں اس کو معطل کر دیا گیا اور تین سال کے دوران اس ملک میں پی-سی-او کے تحت جو آرڈر قوانین آرڈیننس کے ذریعے جاری ہوتے رہے وہ بھی ہمارے سامنے ہیں اور آج (ایل-ایف-او) کی صورت میں ہمارے پاس پی-سی-او اور ایل ایف او دونوں موجود ہیں-اور جناب اسپیکر جس چیز کے سائے میں ہم آج بیٹھے ہیں ہماری صورت یہ ہے کہ ہماری اسمبلی کی جو حالت ہے ایل ایف او اس میں B-2(58) جو ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۹ء تک جمہوری آئین تھا اور ہم نے اسمبلی کے ذریعے B-2(58 کو ختم کیا وہ آج دوبارہ ہم پر مسلط ہے اور اس کے علاوہ نیشنل سیکورٹی کونسل موجود ہے پاکستان میں بدقسمتی سے ایک شخص وردی کے ساتھ بحیثیت صدر بیٹھا ہوا ہے اور وہ گورنمنٹ پاکستان کا ایک قسم کا ملازم ہے تو یہ تمام چیزیں آج جس ایوان میں بیٹھے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ اس ایوان کے توسط سے ان قوتوں کو ان لوگوں کو مجبور کیا جائے کہ خدارا اس ملک پر رحم کھائیں اس ملک کی جمہوری رائے کا احترام کیا جائے اور اس ملک میں جمہوریت کو رواج دیں جناب اسپیکر میں یہ کہنا چاہونگا کہ ہمارا ملک ہمارا صوبہ اور ہم پر جو حالات مسلط ہیں- جناب اسپیکر ان حالات کو بدلنا ہوگا پوری دنیا میں جمہوریت کا رواج ہے اور جموریت کو پسند کی جاتی ہے جب کہ ہمارے ہاں جمہوریت اور جمہوری روایات جمہوری کلچر کو پروان چڑھنے نہیں دیا جاتا- یہاں قوموں کے حقوق سے مکمل طور پر انکار کیا جا رہا ہے جو اسمبلیاں بنی ہیں ان اسمبلیوں کے توسط سے اپنی فوج کو اپنے موجودہ جرنیل صاحب کو یہ کہنا چاہتے ہیں کہ خدارا آمریت سے اس ملک کو جو نقصان پہنچا ہے اور آج جس جگہ پر ہم کھڑے ہیں ہمارا جو صوبائی ڈھانچہ ہے ہمارا جو آئینی ڈھانچہ ہے ملک کے جو حالات ہیں یہ ہم سب کے سامنے ہیں ہم کہیں کے نہ رہے ہم گزارش کرتے ہیں کہ خدارا جمہوری حکمرانی کے رواج کو دوام دیا جائے جمہوری کلچر کو پروان چڑھایا جائے جمہوری کلچر کی بات ہو آئین کی بات ہو-قوموں کے حقوق کی بات ہو اسمبلیاں ہماری sovereign ہو اور عوام کی رائے دہی کا احترام کیا جائے اور اگر یہ نہیں ہوگا تو ہم اور آپ سارے ممبران جو

یہاں بیٹھے ہیں اس کے لئے نہیں لڑیں گے اس کیلئے آواز نہیں اٹھائیں گے تو ایک دن ایسا ہوگا یہ ایوان ہماری صوبائی اسمبلی پارلیمنٹ کی sovereign ختم ہو جائیگی اور ہم پر پتہ نہیں کون کون سے عذاب نازل ہونگے تو آج اس موقع کی مناسبت سے میں یہ توقع کرتا ہوں اور اس توقع کے ساتھ آپ لوگوں کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ آپ ہمارے اس غریب صوبے کی تعلیمی پسماندگی غربت ، جہالت اور لاء اینڈ آرڈر کی جو صورت حال ہے اس پورے صوبے میں جہاں ہم صوبے کی بات کرتے ہیں ادارے نام کی کوئی چیز وجود بھی نہیں رکھتی امید کرتے ہیں کہ ہماری یہ sovereign اسمبلی اور آپ کے ذریعے آپ جو اس کے custodian بنے ہیں آپ کے ذریعے ہمارے ان تمام حقوق کا تحفظ ہوگا ہمارا تعلق حزب اختلاف سے ہے۔حزب اختلاف کی حیثیت سے اقتدار کا نشہ اقتدار کا گھمنڈ ہماری باتیں ہماری تنقید شاید وزراء صاحبان کو بعض جگہوں پر تلخ اور کڑوا لگے اور ہمارے خلاف ریاستی طاقت ہمارے خلاف حکومتی طاقت ہمارے خلاف جو حربے استعمال کریں گے مجھے امید ہے کہ ان تمام چیزوں پر ایک اسپیکر کی حیثیت سے آپ اس ایوان کے custodian کی حیثیت سے برابری کا سلوک کریں گے برابری کی حیثیت سے ہمیں دیکھیں گے اور برابری کی حیثیت سے ہمیں ٹائم دینگے اور وہ لوگ جو ان چیزوں کو پامال کریں گے مجھے آپ سے امید ہے کہ آپ ان کو منع کریں گے اور اس اسمبلی اور ایوان کے تقدس اس کی sovereignty اس کی تمام عزت واحترام آپ کے ہاتھ میں ہے اور آپ کے توسط سے یہ اسمبلی جب چلے گی تو یہ اپنے وقار اور احترام کے ساتھ اگرچہ ہمارا صوبہ غریب پسماندہ ہے اور ملک کی آبادی کے لحاظ سے سب سے چھوٹا لیکن رقبے اور جغرافیائی حدود کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے۔اس میں اچھی روایات قائم کریں گے اور ان روایات کو قائم کرنے کی یہ ذمہ داری آپ پر ہوگی اور امید ہے کہ آپ اچھے طریقے سے یہ ذمہ داری نبھائیں گے۔شکریہ۔

جناب اسپیکر۔ انشاءاللہ اپوزیشن کو ساتھ لیکر چلیں گے۔ جی عاصم صاحب

میر محمد عاصم کرد گیلو۔ جناب اسپیکر میں اپنے ساتھیوں کی جانب سے نیشنل الائنس اور اپنے حلقے کی جانب سے آپ کو اور ڈپٹی اسپیکر صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ہمیں امید ہے کہ آپ اس اسمبلی کو ایک خوبصورت طریقے سے لیکر چلائیں گے جناب اسپیکر اس سے پہلے ۱۹۸۸ء میں سپیکر محمد خان باروزئی صاحب آئے انہوں نے اسمبلی میں سارے لوگوں کے سامنے دھاندلی کو ختم دیا اس کے

بعد بلوچستان اسمبلی dissolved ہوا اور یہاں کے ممبران کو کورٹ جانا پڑا ہائی کورٹ نے اسے دوبارہ Restore کیا میرے کہنے کا مقصد یہ ہے جناب اسپیکر اس شخص پر بلوچستان کے غیور عوام نے آج تک جتنے بھی الیکشن ہوئے کبھی اعتماد نہیں کیا اور ہمیشہ الیکشن میں ہارتے رہے ہماری آپ سے اور ڈپٹی اسپیکر صاحب سے درخواست ہے کہ اس ایوان میں جتنے بھی ممبر ہیں خواہ ان کا تعلق حزب اختلاف سے یا ٹریژری بینچز سے تنقید برائے تعمیر اچھی بات ہے ہمیں امید ہے کہ آپ ہمارے اپوزیشن کے جتنے بھی ساتھی ہیں انہیں ساتھ لیکر چلیں گے مہربانی۔

جناب اسپیکر۔ انشاءاللہ اپوزیشن کو ساتھ لیکر چلیں گے۔ جی کچکول علی صاحب

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ سب سے پہلے میں ایوان کے تمام ممبران کو تہہ دل سے مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ الیکشن میں کامیاب ہوکر اس ایوان میں تشریف فرما ہیں ۔مارشل لاء کی تلوار ابھی تک لٹکی ہوئی ہے اور یہاں کے سامعین سے زیادہ ایجنسیوں کے افراد جو ہمیں واچ کررہے ہیں لیکن اس ملک کی یہ دستور رہی ہے ۔کہ یہاں آئین کا جو پیش لفظ ہے اس میں یہ کہا گیا ہے کہ اس ملک میں اقتدار اعلیٰ کا سرچشمہ رب پاک اللہ تعالیٰ ہے اور اس کے بعد یہاں کے مظلوم عوام ہیں اگر عملاً دیکھا جائے میں ادب سے کہتا ہوں یہاں عوام کی جگہ ایجنسیوں نے لی جس کو چاہے اس کو (ایم این اے) بنادیں اور جس کو چاہے (ایم پی اے) بنادیں اور میں ادب کے ساتھ کہتا ہوں یہاں جو ہماری substantive law constitution ہے کہ یہاں اقتدار اعلیٰ کا اصل مالک اللہ تعالیٰ ہے میں معذرت سے کہتا ہوں کہ یہاں امریکہ کا عمل دخل ہے یہاں جو دو important چیزیں ہیں ۔اگر پاکستان میں جمہوریت ہوگی، یہاں قانون کی بالادستی ہوگی، یہاں عوام کا احترام ہوگا شروع شروع میں جو یہاں مشرف صاحب آئے تھے ۔انہوں نے جس جرنیل کو supersede کیا تھا وہ آئی ایس آئی کا جرنیل تھا اس کا پہلے سے یہ موقف تھا۔

جناب اسپیکر۔ کچکول صاحب وقت کی کمی کی وجہ سے پلیز مختصر کریں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ صاحب ہم نے ابھی تک کچھ نہیں کہا آپ کیوں ڈر رہے ہیں مجھے بولنے دیں۔ جناب والا!

جناب اسپیکر۔ چونکہ نماز کا وقت قریب ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب والا! پھر آپ اس طرح کریں کہ مجھے نماز کے بعد موقع دیں۔

جناب اسپیکر۔ ابھی پانچ سال پڑے ہیں انشاءاللہ آپ کو موقع ملے گا۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ نہیں نہیں جناب والا ہمیں بولنے دیں میں ادب سے کہتا ہوں کہ ہمیں بولنے کا حق دیں اور یہاں بہت سی باتیں کرنی ہیں کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس ملک میں جمہوریت پر پھلنے پھولنے کے شروع ہی دن سے قدغن لگادیا گیا ہے ان لوگوں کو جنہیں سزادی گئی تھی میرے پاس اس وقت ایل ایف او آرڈر ہے اگر آپ قانون سے نابلد ہیں تو آپ کے سیکرٹری صاحب کے پاس آئین کی کاپی موجود ہے اگر آپ ایل ایف او کے آرڈر dis-qualification ڈس کوالیفکیشن کے سلسلے میں ہے میں اس کو جناب کی خدمت پڑھ لونگا

a person,he has been convicted and sentenced to imprisoment for having14 absconded by a competent court under any law for the time being in force وہ کیا ہے وہ dis-qualified ہے اور میں اس اسمبلی سے آپ سے جو اسی کے سب کلاز ۲ میں یہ دیا گیا یہی سمجھا کہ میں question اٹھا رہا ہوں جب کوئی question اٹھایا جائے گا کہ ایک اسمبلی کو کسی مجاز کورٹ نے مفرور ہونے کی صورت میں سزادی ہو آپ جناب والا! پابند ہیں کہ ایک مہینے کے اندر اندر اس کے کیس کو الیکشن کمیشن کو بھیج دیں کیونکہ یہ admited fact ہے اور اس وقت (ایل ایف او) قانون کے پارٹ این پارسل part an parcel) ہے آپ جناب والا آرڈر (۲۴) ۲۰۰۲ء کو ملاحظہ فرمائیں اس وقت احسان شاہ صاحب بیٹھے ہیں میرے لئے قابل احترام ہیں وہ convicted ہیں آپ کے (ایل ایف او) جو اس وقت قانون کا حصہ ہے اس قانون کے تحت میں ادب سے کہتا ہوں اور آپ کی یہ مقدس ذمہ داری بنتی ہے کہ اس مسئلے کو آپ الیکشن کمیشن کو بھیج دیں تا کہ وہ آدمی جو قانون کے تحت آئین خود ہی کہہ رہا ہے کہ وہ convicted ہے میں کہتا ہوں کہ وہ اس اسمبلی کے ممبر ہونے کا حقدار ہی نہیں جناب والا اس کے علاوہ میری جناب سے کچھ اور معروضات ہیں کہ ہم لوگوں نے پارلیمنٹ کے نام پر اور ہم کہتے ہیں کہ پارلیمنٹ کی بالادستی ہو جناب والا اس وقت جو آپ کے جرنیل صاحب ہیں انہوں نے

ریفرنڈم کے ذریعے اپنے آپ کو صدر مقرر کیا ہے اس وقت جو اختیارات دیے گئے ہیں یہ پارلیمانی نظام نہیں میں بحیثیت وکیل کہہ رہا ہوں اور یہ آدھا تیتر آدھا بٹیر ہے سارے اختیارات صدر نے لئے ہیں۔ پارلیمان کی کوئی اہمیت وحیثیت ہی نہیں رہے گی۔

جناب اسپیکر- نچکول صاحب آپ اپنی بات مختصر کردیں-

نچکول علی ایڈووکیٹ_ جناب والا! میں مختصر کرلونگا- جو سیکورٹی کونسل ہے مجھے افسوس ہے کہ جونیجو سے کمزور کوئی وزیراعظم ہی نہیں تھا لیکن اس وقت suspend سیکورٹی کونسل ہے لیکن ہمارے عوام کی اور ہمارے سیاستدانوں کی کمزوریوں کی وجہ سے اسی سیکورٹی کونسل کو ابھی آرڈیننس کے تحت اس آئین کا حصہ بنادیا گیا ہے پارلیمانی نظام میں اختیارات کا سرچشمہ وزیراعظم ہوگا لیکن یہ جو سیکورٹی کونسل ہے اس سیکورٹی کونسل نے اس کے اختیارات پر ایک ضرب کاری کی ہے- میں کہتا ہوں کہ ہم دیکھ لیں کہ آیا اس ملک میں پارلیمانی طرز حکومت رائج ہے یا صدراتی طرز حکومت رائج ہے میں تمام ممبران سے مودبانہ استدعا کرونگا کہ جمہوریت پارلیمانی نظام کی بالادستی کے لئے جو کالے قوانین آرڈیننس جرنیل صاحب نے جاری کئے ہیں ان کے خاتمے کے لئے ہم سب کو اکھٹا ہونا ہوگا اور ہم جرنیل صاحب کو کہتے ہیں کہ آپ نے جو آرڈیننس کی monopoly اختیار کی ہے اب اسمبلیاں وجود میں ہیں- خدارا آرڈیننسوں کے ذریعے اپنے فرمان جاری کرنا بند کردیں۔

سید احسان شاہ- جناب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر معزز رکن کس ایجنڈے کے تحت تقریر کررہا ہے -آج کا ایجنڈا کیا تھا اور معزز رکن کیا کررہا ہے- آپ اس پر اپنی rulling رولنگ دے دیں-

جناب اسپیکر- نچکول علی صاحب آپ تشریف رکھیں-

نچکول علی ایڈووکیٹ- جناب اسپیکر بحیثیت پارلیمانی لیڈر مجھے بولنے کا حق حاصل ہے (مائیک بند کردی گئی)۔

جناب اسپیکر- سید احسان شاہ صاحب آپ بھی تشریف رکھیں-

سید احسان شاہ- نہیں جناب اسپیکر یہ معزز ممبر صاحب جو کچھ فرمارہے ہیں یہ کس ایجنڈے کے تحت فرمارہے ہیں ذرا اس کی وضاحت کریں- جناب اسپیکر میری گزارش یہ ہے کیونکہ میرا نام لیکر معزز ممبر نے کچھ کہا ہے لہذا مجھے اگر تھوڑا سا ٹائم دیا جائے تو

مہربانی ہوگی۔

جناب اسپیکر۔ سید احسان شاہ آپ تشریف رکھیں۔ جی جان محمد جمالی صاحب

میر جان محمد جمالی۔ جناب اسپیکر میں بہت مختصر سی بات کرونگا، اسمبلی کے اپنے آداب ہیں۔ ویزٹر گیلری میں جو سامعین کھڑے ہوکر کارروائی دیکھ رہے ہیں۔ براہ مہربانی ان سے کہہ دیں کہ وہ بیٹھ جائیں۔ سب سے پہلے آپ کو اور اسلم بھوتانی صاحب کو بہت بہت مبارک ہو، ایک ذمہ داری Custodian of the house کی جناب اسپیکر۔۔ میں مختصر کرونگا اتنی مختصر کہ آپ کے مولانا نے جو ہمارا وقت لے لیا اس کو بھی شاٹ کٹ کرونگا ایک تو Congratulation آپ کو ہاؤس کا وقار Decorum رکھنا ہوگا ہر ایک ساتھی کو ساتھ لے کر چلنا ہوگا۔ یہ ایوان بلوچستان کا ایوان ہے کابینہ کے اراکین علیحدہ حیثیت اختیار کر جائیں گے نمبر۲ قومی اسمبلی میں ایک بڑی دلچسپ چیز Develop ہوئی ہے یہ روایت یہاں بھی آئی کہ جو اسپیکر بن گیا وہاں اس نے اپنی پارٹی سے لاتعلقی اختیار کرلی تاکہ وہ ایک منصف بن جائے اس روایت کو اگر قائم کریں گے تو بہت اچھی بات ہوگی اگر اس طرح ہو کچھ ایسی باتیں جو میں ایوان کے ممبران کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں آپ کے توسط سے ایک تو مہربانی کر کے کمیٹیز جو ہیں ہاؤس کی ان کو فوراً بنایا جائے، کمیٹیز بنیں گی، تو آپ کا ایوان مضبوط ہوگا کمیٹیز نہیں بنیں گی تو وہ بالکل کارآمد اسمبلی نہیں رہے گی اگر آپ کی کمیٹیز Active commitees نہیں ہوگی تو بہت سی چیزیں باقی رہ جائینگی کمیٹیز ایک قسم کا چیک ہوتی ہیں میری گزارش ہے کہ اگلے اجلاس میں کمیٹیوں کا انتخاب عمل لایا جائے، اس کے علاوہ پچھلی اسمبلی کے دوران سارے آپ کے قوانین تبدیل کرائے جارہے تھے کیونکہ اس وقت جن قوانین کے تحت آپ کام کررہے ہیں وہ ۱۹۷۴ء کے ہیں ۱۹۷۴ء کو ابھی ۲۸ سال ہوگئے ہیں میرے معزز دوست رکن عبدالرحیم مندوخیل صاحب نے بہت محنت کی تھی اس وقت اسکے سارے detail آپ کے آفس میں ہیں مہربانی کر کے اس کو پھر سے ہاؤس میں پیش کیا جائے، ایک اور بات کا میں ذکر کرتا ہوں، کہ آپ کے ایم پی ایز کے پے اینڈ الاونسز پر فوراً نظر ثانی کرنی پڑے گی کیونکہ اس وقت آپ کے ایم پی اے کو صرف ۹۰۰۰ ہزار روپے ملتے ہیں جو گریڈ (۱۱) کے برابر ہے جبکہ آپ کے ایم پی اے کی حیثیت ایک میجر جنرل سے سینئر کی ہے آپ کو سوچ سمجھ کر بات کرنی ہوگی (ڈیسک بجائے گئے)
اور ساتھ ہی یہ بھی آپ کو بتادوں کہ آپ کے اسمبلی کا جو اسٹاف ہے پچھلے تین سال تک اس اسمبلی میں دوسرے لوگ آئے اور ان تین سالوں میں اسمبلی اسٹاف کو کوئی بونس نہیں ملا کیونکہ فوجی ادھر کام کر رہے تھے، بھولے ہوئے لوگ تھے۔ The last people of Balochistan بن گئے تو مہربانی کر کے ان کے بونس کیلئے کچھ کیا جائے، تین سال سے ان کو بونس نہیں ملی ہے۔ شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر۔ احسان شاہ صاحب۔

سید احسان شاہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جناب اسپیکر آج کے اس ایوان میں میں جناب آپ کو اس ایوان کا اسپیکر منتخب ہونے پر اور